THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

وراثت سے خواتین کی محرومی: دین فہمی، فقہ اور ثقافتی اثرات کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

Women's Deprivation from Inheritance: An Analytical Study in the Context of Religious Understanding, Islamic Jurisprudence, and Cultural Influences

ڈاکٹر مقبول حسن

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ بحریہ یونیورسٹی کراچی کیمپس

maqboolhassan.bukc@bahria.edu.pk

Abstract:

This study examines the persistent issue of women's deprivation from inheritance in Muslim societies particularly in Pakistan through the analytical lenses of religious understanding, Islamic jurisprudence, and socio-cultural practices. Although Islamic law clearly establishes women's right to inheritance, as explicitly articulated in the Qur'an and reinforced by Prophetic traditions, a significant gap remains between normative Islamic teachings and social practice. The research aims to analyze the doctrinal foundations of women's inheritance rights in Islam, identify the major factors contributing to their deprivation, and propose potential reform measures to address this problem. Adopting a qualitative research methodology, the study relies on textual analysis of Qur'anic verses, Prophetic traditions, classical juristic interpretations, and contemporary legal literature. It also draws on recent survey data and empirical reports from the past fifteen years to highlight the extent of the problem in Pakistan and South Asia. The findings indicate that women's exclusion from inheritance is not rooted in Islamic law itself but rather in a combination of socio-cultural traditions, patriarchal attitudes, limited religious literacy, and weaknesses in legal implementation. Empirical data further reveal that an overwhelming majority of women in Pakistan do not receive their legally entitled share of property, despite the existence of constitutional and legal safeguards. The study concludes that the deprivation of women from inheritance constitutes both a violation of Islamic principles and a form of social injustice that undermines women's economic empowerment and family equity. Addressing this issue requires a multidimensional approach involving religious awareness, educational reforms, legal facilitation, and institutional accountability. By bridging the gap between Islamic teachings and societal practice, meaningful progress can be made toward ensuring the rightful inheritance of women and promoting a more just and equitable social order.

Keywords: *Women's Inheritance Rights, Islamic Law of Inheritance, Gender Justice in Islam, Socio-Cultural Practices in Muslim Societies, Women's Property Rights in Pakistan*

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

تمہید و تعارف

اسلام نے خواتین کو وراثت میں واضح، مقرر اور ناقابلِ انکار حصہ دیا ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ النساء میں تفصیل کے ساتھ ان کے حقوق بیان کیے گئے، یہاں تک کہ کسی کو ان کے حصہ سے محروم کرنا اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی قرار دیا گیا۔ تاہم، برصغیر کے معاشروں خصوصاً پاکستان میں خواتین کو وراثت سے محروم رکھنا ایک عام رویہ بنتا جا رہا ہے۔ یہ عمل صرف سماجی جبر کا نتیجہ نہیں بلکہ دینی فہم کی سطحی تشریح اور ثقافتی رسومات کی غالب حیثیت کا نتیجہ بھی ہے۔ تحقیق کا مقصد اس رویے کے اسباب، دینی تعلیمات سے اس کے تصادم، اور اس کے خلاف ممکنہ اصلاحی اقدامات کی نشان دہی کرنا ہے۔

تحقیق کی اہمیت

اس تحقیق کے ذریعے خواتین کے وراثتی حقوق کے مسئلے کو صرف ایک قانونی مسئلہ کے طور پر نہیں بلکہ ایک بین الشعبہ جاتی مسئلہ کے طور پر سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس میں اسلامی فقہ، سماجی علوم اور قانونی مطالعات کو یکجا کر کے مسئلے کی جامع تفہیم پیش کی گئی ہے۔ اس طرح یہ تحقیق نہ صرف علمی مباحث میں اضافہ کرتی ہے بلکہ معاشرتی اصلاح کے لیے بھی مفید نتائج فراہم کر سکتی ہے۔

مسئلہ تحقیق

خواتین کو وراثت سے محروم رکھنے کے رائج معاشرتی رویے نہ صرف خلافِ اسلام ہیں بلکہ خواتین کی معاشی خود مختاری، وقار اور معاشرتی توازن پر بھی منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ دین اسلام کے واضح احکام کے باوجود یہ رویہ کیوں قائم ہے؟

سوالاتِ تحقیق

زیرِ نظر مطالعے میں مندرجہ ذیل سوالات کو بنیاد بنایا گیا ہے؛

1۔ کیا اسلامی احکام خواتین کو مکمل طور پر وراثت میں شریک کرتے ہیں؟

2۔ کن وجوہات کی بنا پر خواتین کو وراثت سے محروم رکھا جاتا ہے؟

3۔ علماء، ریاست اور معاشرہ اس مسئلے کے حل کے لیے کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

مقاصدِ تحقیق

زیرِ نظر تحقیقی مطالعے میں محولہ بالا تحقیقی سوالات کی بنیاد پر حسب ذیل مقاصد کا حصول پیشِ نظر رہا ہے۔

1۔ قرآن و سنت کی روشنی میں خواتین کے وراثتی حقوق کا تجزیہ۔

2۔ وراثت میں محرومی کے معاشرتی و نفسیاتی اثرات کا مطالعہ۔

3۔ خواتین کو وراثت سے محروم رکھے جانے کی وجوہات کا جائزہ

4۔ اصلاحی اقدامات اور ممکنہ پالیسی تجاویز۔

منہج تحقیق

زیرِ نظر تحقیق میں خواتین کو وراثت سے محروم کیے جانے کے مسئلے کا تجزیہ دینی فہم، فقہی تعبیرات اور ثقافتی عوامل کے تناظر میں کیا گیا ہے۔ اس لیے اس تحقیق میں بنیادی طور پر معیاری (Qualitative) تحقیقاتی طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے چونکہ یہ مسئلہ فقہی، سماجی اور قانونی پہلوؤں کا حامل ہے، کیونکہ اس کا مقصد کسی سماجی مسئلے کے پس

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

منظر میں موجود تصورات، رویوں اور نظریاتی بنیادوں کو سمجھنا ہے۔ سماجی علوم کے محققین کے مطابق جب تحقیق کا مقصد انسانی رویوں اور سماجی تصورات کو سمجھنا ہو تو معیاری تحقیق زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔[1]

تحقیق کی نوعیت

یہ تحقیق بنیادی طور پر تجزیاتی اور توضیحی (Analytical and Explanatory) نوعیت کی ہے۔ اس کا مقصد صرف مسئلے کی وضاحت کرنا نہیں بلکہ اس کے بنیادی اسباب اور اس کے پس منظر میں کار فرما مذہبی، فقہی اور ثقافتی عوامل کو بھی سمجھنا ہے۔ اس تحقیق میں قرآن و سنت کی نصوص، کلاسیکی فقہی متون، جدید اسلامی فقہاء کی آراء اور سماجی علوم کی معاصر تحقیقات کو بنیاد بنا کر اس مسئلے کا جامع تجزیہ کیا گیا ہے۔[2]

اسی مقصد کے لیے اس تحقیق میں دستاویزی، متنی اور تقابلی تجزیہ کا انداز استعمال کیا گیا ہے۔

دستاویزی تجزیہ

تحقیق کے اس مرحلے میں مختلف علمی اور تحقیقی دستاویزات کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ ان میں قرآن مجید اور اس کی تفاسیر، حدیث کی بنیادی کتب، کلاسیکی فقہی متون، معاصر فقہی تحقیقات، سماجی علوم کے تحقیقی مقالے، قومی اور بین الاقوامی اداروں کی رپورٹس شامل ہیں۔

دستاویزی تجزیہ سماجی علوم میں ایک مؤثر طریقۂ تحقیق سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس کے ذریعے مختلف ادوار میں پیش کیے گئے علمی نظریات اور ان کے عملی اثرات کو سمجھا جا سکتا ہے۔[3]

متنی تجزیہ

چونکہ اسلامی قانونِ وراثت کی بنیادی اساس قرآن و سنت ہیں، اس لیے اس تحقیق میں متعلقہ قرآنی آیات اور احادیث کا متنی اور تفسیری تجزیہ کیا گیا ہے۔ خاص طور پر سورۃ النساء کی آیات (11، 12 اور 176) میں بیان کردہ وراثتی احکام کا مطالعہ کلاسیکی اور معاصر تفاسیر کی روشنی میں کیا گیا ہے۔[4]

اسی طرح فقہی متون میں بیان کردہ اصولوں کا بھی تجزیہ کیا گیا ہے تاکہ یہ وضاحت کی جا سکے کہ فقہ اسلامی میں خواتین کے حقِ وراثت کو کس طرح بیان کیا گیا ہے اور اس کی عملی تعبیرات کی گئی ہیں۔

تقابلی تجزیہ

اس تحقیق میں اسلامی فقہی اصولوں اور معاصر سماجی صورت حال کے درمیان تقابلی تجزیہ بھی کیا گیا ہے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ اسلامی قانون میں موجود اصول اور مسلم معاشروں میں موجود عملی صورت حال کے درمیان کیا فرق پایا جاتا ہے۔ اس تقابلی مطالعے کے ذریعے اس بات کی وضاحت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ خواتین کو وراثت سے محروم کرنے کی بنیادی وجوہات مذہبی تعلیمات نہیں بلکہ سماجی اور ثقافتی عوامل ہیں۔[5]

---

[1] Alan Bryman, Social Research Methods, 5th ed. (Oxford: Oxford University Press, 2016).

[2] Abbas Tashakkori and Charles Teddlie, Foundations of Mixed Methods Research (Thousand Oaks: SAGE Publications, 2009).

[3] Glenn A. Bowen, "Document Analysis as a Qualitative Research Method," Qualitative Research Journal 9, no. 2 (2009): 27–40.

[4] ابن کثیر، اسماعیل۔ تفسیر القرآن العظیم (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1998)۔

[5] الزحیلی، وھبہ۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ (دمشق: دار الفکر، 1985)۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337
Vol.4 No.1 2026

ڈیٹا کے ذرائع

اس تحقیق میں بنیادی طور پر ثانوی ذرائع (Secondary Sources) سے معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ ان کلاسیکی اسلامی فقہی کتب، معاصر اسلامی مفکرین کی تصانیف ، سماجی علوم کے تحقیقی مقالے، بین الاقوامی اداروں کی تحقیقی رپورٹس، قومی سطح کے سروے اور مطالعا تشامل ہیں۔ ان ذرائع کے ذریعے جمع کیے گئے مواد کا تجزیہ کر کے مسئلے کی مختلف جہات کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تحقیق کی حدود

چونکہ یہ تحقیق بنیادی طور پر دستاویزی اور نظریاتی مطالعے پر مبنی ہے، اس لیے اس میں فیلڈ سروے یا براہ راست انٹرویوز شامل نہیں کیے گئے۔ اس کے باوجود مختلف قومی اور بین الاقوامی تحقیقی رپورٹس اور سماجی مطالعات کو شامل کر کے مسئلے کی عملی صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔[6]

سابقہ تحقیقات کا جائزہ

اسلامی قانون میں خواتین کے وراثتی حقوق کو بنیادی اور واضح قانونی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن مجید نے پہلی مرتبہ انسانی تاریخ میں عورت کو باقاعدہ قانونی وارث قرار دیا اور اس کے حصے کو واضح طور پر متعین کیا۔ اسلامی قانون کے ماہرین کے مطابق سورۃ النساء میں بیان کردہ وراثتی احکام نے جاہلی معاشرتی روایات کو ختم کر کے عورت کو معاشی خود مختاری فراہم کی۔[7]

قدیم فقہی لٹریچر میں اسلامی قانونِ وراثت کی تفصیلی بحث ملتی ہے۔ فقہ حنفی کے معروف فقیہ برہان الدین المرغینانی نے اپنی کتاب الہدایہ میں اصحابِ فروض اور عصبات کی تقسیم کے اصول بیان کرتے ہوئے خواتین کے وراثتی حصوں کی تفصیلی وضاحت کی ہے۔[8] اسی طرح امام مالک کی الموطأ اور امام شافعی کی الام میں بھی قرآنِ مجید و سنتِ رسول اللہ کی روشنی میں وراثت کے اصولوں کو بیان کیا گیا ہے جن میں بیٹی، بیوی، ماں اور دیگر خواتین وارثوں کے حصے متعین کیے گئے ہیں۔[9]

معاصر اسلامی فقہاء نے بھی اس موضوع پر تفصیلی بحث کی ہے۔ وہبہ الزحیلی کے مطابق اسلامی نظامِ وراثت دراصل خاندان کے اندر معاشی توازن اور سماجی عدل قائم کرنے کا ایک منظم طریقہ ہے جس میں ہر وارث کو اس کی ذمہ داریوں اور خاندانی تعلقات کے مطابق حصہ دیا جاتا ہے۔[10] اسی طرح یوسف القرضاوی نے عورت کی معاشی شخصیت کو اسلام کی ایک اہم اصلاح قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اسلام نے خواتین کو اپنی جائیداد رکھنے اور وراثت کے حاصل کرنے کا مکمل حق دیا ہے۔[11]

تاہم معاصر سماجی علوم کی تحقیقات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسلم معاشروں میں عملی صورت حال اکثر اسلامی اصولوں سے مختلف ہے۔ کئی معاشروں میں خواتین کو قانونی حق ہونے کے باوجود وراثت میں حصہ نہیں دیا جاتا۔ بعض محققین اس رجحان کو پدر شاہی سماجی ڈھانچے سے جوڑتے ہیں جس میں جائیداد کو خاندان کے مردوں کے درمیان

---

[6] National Institute of Population Studies (NIPS) and ICF, Pakistan Demographic and Health Survey 2017–18 (Islamabad: NIPS, 2019).

[7] محمد ابوزہرہ، الاحوال الشخصیہ (قاہرہ: دار الفکر العربی، 1957)۔

[8] برہان الدین المرغنانی، الہدایہ فی شرح بدائع المبتدی (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2000)۔

[9] مالک ابن انس، الموطا (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1985)؛ محمد بن ادریس الشافعی، الام (بیروت: دار المعرفہ، 1990)۔

[10] الزحیلی، وہبہ۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ (دمشق: دار الفکر، 1985)۔

[11] القرضاوی، یوسف - فقہ الزکاۃ (بیروت: مؤسستہ الرسالہ، 1999)۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

محدود رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔[12]

جنوبی ایشیا کے تناظر میں ہونے والی متعدد تحقیقات سے بھی یہی نتیجہ سامنے آیا ہے کہ خواتین کو وراثتی حقوق کے حصول میں سماجی اور ثقافتی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پاکستان میں جائیداد کی ملکیت کے حوالے سے کیے گئے قومی سطح کے سروے سے معلوم ہوتا ہے کہ خواتین کے نام زمین یا جائیداد کی ملکیت مردوں کے مقابلے میں بہت کم ہے۔[13]

UN Women کی رپورٹوں کے مطابق جنوبی ایشیا میں خواتین کی معاشی خود مختاری کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ زمین اور اسی طرح جائیداد تک محدود رسائی ہے۔ تحقیق سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جن خواتین کے پاس جائیداد یا زمین کی ملکیت ہوتی ہے وہ معاشی اور سماجی طور پر زیادہ بااختیار ہوتی ہیں۔[14]

پاکستان میں خواتین کے وراثتی حقوق کے حوالے سے ہونے والی سماجی تحقیقات نے اس مسئلے کے کئی اہم اسباب کی نشاندہی کی ہے۔ مثال کے طور پر بعض مطالعات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ کئی خاندانوں میں خواتین کو وراثت سے دستبردار ہونے پر خاندانی دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض علاقوں میں قبائلی یا روایتی رسوم بھی خواتین کو ان کے شرعی اور قانونی حق سے محروم کرنے کا سبب بنتی ہیں۔[15]

خاندانی رویوں پر ہونے والی ایک سماجی تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کئی خاندانوں میں بیٹی کو وراثت دینے سے گریز کیا جاتا ہے کیونکہ یہ تصور پایا جاتا ہے کہ شادی کے بعد اس کی جائیداد "غیر خاندان" میں منتقل ہو جائے گی۔ اس طرح کے تصورات دراصل ثقافتی ذہنیت کی عکاسی کرتے ہیں جو اسلامی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتے۔[16] قانونی سطح پر بھی اس مسئلے پر توجہ دی گئی ہے۔ پاکستان کے عدالتی فیصلوں میں متعدد بار یہ قرار دیا گیا ہے کہ خواتین کو وراثت سے محروم کرنا نہ صرف ملکی قانون بلکہ اسلامی احکام کے بھی خلاف ہے۔ عدالتوں نے اس بات کو پُرزور انداز سے واضح کیا ہے کہ خواتین کے وراثتی حقوق کا تحفظ ریاست اور معاشرے دونوں کی ذمہ داری ہے۔[17]

مجموعی طور پر سابقہ تحقیقات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ خواتین کے وراثتی حقوق کا مسئلہ صرف فقہی یا قانونی مسئلہ نہیں بلکہ ایک سماجی اور ثقافتی مسئلہ بھی ہے۔ اگرچہ اسلام نے خواتین کو واضح اور متعین وراثتی حقوق فراہم کیے ہیں، لیکن عملی طور پر ان حقوق کے نفاذ میں مختلف سماجی روایات، ثقافتی تصورات اور قانونی عملدرآمد کی کمزوریاں رکاوٹ بنتی ہیں۔ اسی تناظر میں زیرِ نظر تحقیق خواتین کو وراثت سے محروم کیے جانے کے مسئلے کا تجزیہ دین فہمی، فقہی تعبیرات اور ثقافتی اثرات کے باہمی تعلق کے تناظر میں پیش کرتی ہے۔

---

[12] Deniz Kandiyoti, "Bargaining with Patriarchy," Gender and Society 2, no. 3 (1988): 274–290.

[13]National Institute of Population Studies (NIPS) and ICF, Pakistan Demographic and Health Survey 2017–18 (Islamabad: NIPS, 2019).

[14]UN Women, Women's Economic Empowerment in South Asia (New York: United Nations Women, 2020).

[15]Shazia Naz et al., "Practices of Depriving Women of Inheritance in Pakistan," Pakistan Journal of Criminology 12, no. 1 (2020): 45–60.

[16]Nadia Agha, "Attitudes toward Women's Inheritance Rights in Pakistan," Journal of Gender Studies 27, no. 4 (2018): 420–433.

[17]Asma Jahangir and Hina Jilani, The Hudood Ordinances: A Divine Sanction? (Lahore: Rhotas Books, 2003).

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

مباحثِ تحقیق(Discussions)

قرآن و سنت میں خواتین کے وراثتی حقوق

اسلام نے عورتوں کو وراثت میں جو حقوق دیے ہیں، وہ انسانی تاریخ میں انقلاب آفریں ہیں۔ قبل از اسلام زمانہ جاہلیت میں عورت کو نہ صرف وراثت سے محروم رکھا جاتا تھا بلکہ وہ خود بھی ورثے میں تقسیم کی جاتی تھی۔ قرآن مجید نے اس ظلم کا خاتمہ کرتے ہوئے نہ صرف عورت کو مکمل انسانی وقار عطا کیا بل کہ وراثت میں اس کا حصہ متعین طور پر مقرر کیا۔

قرآنی احکام

سورۃ النساء، جو کہ اسلامی قانونِ وراثت کی بنیادی سورہ ہے، میں واضح طور پر مختلف قرابت داروں کے حصے بیان کیے گئے ہیں، جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:"مَردوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار (مرنے کے بعد) چھوڑ جائیں، اور عورتوں کے لیے بھی حصہ ہے، اگرچہ وہ مال کم ہو یا زیادہ، ایک مقرر حصہ۔"[18] یہ اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ عورت، مرد کی طرح وراثت کی حق دار ہے۔

اسی طرح قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:"اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں نصیحت کرتا ہے: مرد کے لیے (ان کا حصہ) دو عورتوں (کے حصے) کے برابر حصہ ہے..."[19] یہاں پر بیٹی کو بیٹے کی نسبت آدھے حصے کا حق دیا گیا، لیکن اسے قطعاً محروم نہیں کیا گیا۔

”آدھے حصہ“ کی شرعی منطق

زیادہ تر لوگوں کی نظریں اُس آیت پر پڑتی ہیں جس میں بیٹے کو بیٹی کے مقابلے میں دو برابر حصہ ملنے کا حکم ہے۔ لیکن فقہی مباحث میں اس کی شرعی منطق زیادہ پیچیدہ اور منظم ہے:

الف: مرد عام طور پر خاندان کا اقتصادی ذمہ دار ہوتا ہے، جبکہ عورت کے لیے اسلام میں مالی ذمہ داری کی شرط نہیں رکھی گئی۔

ب: چنانچہ مرد کو زیادہ حصہ دیا گیا تاکہ ذمہ داری کے مطابق خرچ کیا جا سکے، یہ ایک سماجی ڈھانچے کی عکاسی کرتا ہے، نہ کہ عورت کی قدر کی کمی۔

ج: اسلامی وراثت میں صرف 2:1 کا تعلق بیٹے اور بیٹی تک محدود نہیں ہے بل کہ یہ دیگر مواقع میں بھی عورت کے برابر یا زیادہ حصے میں بدل سکتا ہے، جیسے اگر خاندان میں مرد بہن نہ ہو یا دیگر ورثاء نہ ہوں۔ لہٰذا، وراثتی نظام میں ”آدھا حصہ“ کو پوری تصویر کے بغیر دیکھنا ایک غلط فہمی ہے۔[20]

سنت سے راہ نمائی

پیغمبرِ اسلام صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے وراثت کے بارے میں نہایت وضاحت سے احکام دیے، مثلاً:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

---

[18] القرآن: النساء: آیت 7

[19] القرآن: سورۃ النساء: آیت 11

[20] غضنفر احمد، سید، بی بی عالیہ۔ میراث میں خواتین کے حصص، معارف مجلہ تحقیق، شمارہ 17، (2019) اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی۔ https://www.mrjpk.com/index.php/mrjpk/article/view/42

"اللہ نے ہر ایک حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، لہٰذا کسی بھی وارث کے لیے وصیت نہیں (کی جا سکتی)۔"[21]

یہ حدیث اس اصول کو واضح کرتی ہے کہ شریعت نے ہر وارث کا حق مقرر کر دیا ہے، اس میں ردوبدل کی گنجائش نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں خواتین کو وراثتی حقوق دلوائے، حتیٰ کہ بعض مظلوم خواتین کے لیے آپ نے خود ان کے اہل خانہ کو شرعاً مجبور کیا کہ وہ انہیں ان کا حصہ دیں۔

ائمہ اربعہ کا فقہی مؤقف

محولہ بالا سورہ النساء کی آیت نمبر 7 میں بیان کردہ قرآنی اصول کی بنیاد پر چاروں ائمہ فقہ نے وراثت میں خواتین کے حقوق کی تفصیلی فقہی تشریح کی ہے۔ ذیل میں ان کے فقہی آراء خلاصتاً پیش کی جاتی ہیں۔

1۔ امام ابو حنیفہؒ کی رائے

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وراثت میں خواتین کے حقوق کا تعین براہِ راست قرآن و سنت کے نصوص کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ فقہ حنفی کے مطابق عورتیں بطور اصحابِ فروض اور بعض صورتوں میں عصبات بالغیر یا عصبات مع الغیر بھی وارث بنتی ہیں۔[22]

(الف) بطور اصحابِ فروض

فقہ حنفی میں کئی خواتین ایسی ہیں جن کے حصے قرآن میں متعین کیے گئے ہیں:: بیوی، بیٹی، پوتی، ماں، دادی، حقیقی بہن، علاتی بہن، اور اخیافی بہن۔

مثال کے طور پر:

---بیٹی ایک ہو تو اسے نصف حصہ ملے گا۔

---دو یا زیادہ بیٹیاں ہوں تو انہیں دو تہائی (⅔) ملے گا۔

---بیٹے کی موجودگی میں بیٹی کو بیٹے کے مقابلے میں نصف ملے گا۔[23]

(ب) عصبات بالغیر

امام ابو حنیفہؒ کے مطابق بعض خواتین مرد وارث کے ساتھ مل کر عصبات بالغیر بن جاتی ہیں، جیسے بیٹی بیٹے کے ساتھ۔ اس صورت میں اصول یہ ہے مرد کو عورت کے مقابلے میں دوگنا حصہ ملتا ہے۔[24]

2۔ امام مالکؒ کی رائے

امام مالکؒ کے نزدیک بھی خواتین کے وراثتی حقوق قرآن و سنت کے واضح نصوص پر مبنی ہیں۔ فقہ مالکی میں عورتوں کو وراثت کے حصے دینے میں خاص طور پر عمل اہل

---

[21] سنن ترمذی: 2120

[22] علاء الدین کاسانی، بدائع الصنائع فی الترتیب الشرائع (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1986)، 6: 123۔

[23] برہان الدین المرغنانی، الہدایہ فی شرح بدائع المبتدی (بیروت: دار احیاء التراث العربی، ن. د.)، 2: 292۔

[24] لزحیلی، وہبہ۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ (دمشق: دار الفکر، 1989)، 8: 256۔

مدینہ کو بھی اہمیت دی جاتی ہے۔[25]

(الف) بیٹی کا حصہ

امام مالکؒ کے مطابق اگر متوفی کی ایک بیٹی ہو تو اسے نصف ملے گا، جبکہ دو یا زیادہ بیٹیوں کو دو تہائی حصہ ملے گا، جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے۔[26]

(ب) ماں کا حصہ

۔۔۔اگر اولاد موجود ہو تو ماں کو چھٹا (⅙) حصہ ملے گا۔

۔۔۔اگر اولاد نہ ہو تو ایک تہائی (⅓) ملے گا۔

(ج) بیوی کا حصہ

۔۔۔اگر شوہر کی اولاد ہو تو بیوی کو آٹھواں حصہ ملے گا۔

۔۔۔اگر اولاد نہ ہو تو چوتھائی ملے گا۔[27]

امام مالکؒ کے نزدیک خواتین کے حقوق کو پامال کرنا شریعت کے خلاف ہے اور یہ ایک بڑا ظلم شمار ہوتا ہے۔

3۔ امام شافعیؒ کی رائے

امام شافعیؒ نے اپنی فقہ میں وراثت کے اصولوں کو قرآن، سنت اور اجماع کی بنیاد پر تفصیل سے بیان کیا ہے۔ ان کے نزدیک خواتین کے وراثتی حقوق شریعت کے مقرر کردہ قطعی احکام ہیں اور ان میں کسی قسم کی تبدیلی یا کمی بیشی جائز نہیں۔[28]

(الف) بیٹی اور پوتی

امام شافعیؒ کے مطابق:

۔۔۔ایک بیٹی کو نصف

۔۔۔دو یا زیادہ بیٹیوں کو دو تہائی

۔۔۔اور اگر بیٹا موجود ہو تو بیٹی عصبہ مع الغیر بن جاتی ہے اور بیٹے کے ساتھ تقسیم ہوتی ہے۔[29]

(ب) بہنوں کی وراثت

امام شافعیؒ کے نزدیک اگر میت کے والد اور بیٹا موجود نہ ہوں تو حقیقی بہن وارث بن سکتی ہے۔

---

[25] ابن انس، مالک۔ الموطا (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1985)، کتاب وراثت۔

[26] ابن رشد، بدائع المجتہد ونہایۃ المقتصد (قاہرہ: دار الحدیث، 2004)، 2: 345۔

[27] الزحیلی، وہبہ۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ (دمشق: دار الفکر، 1989)، 8: 274۔

28 الشافعی، محمد بن ادریس۔ الام (بیروت: دار المعرفہ، 1990)، 4: 76۔

[29] النووی، ابو زکریا۔ روضۃ الطالبین (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1991)، 6: 45۔

---ایک بہن کو نصف

---دو یا زیادہ بہنوں کو دو تہائی

یہ حکم سورہ نساء کی آیت 176 سے اخذ کیا گیا ہے۔[30]

4۔امام احمد بن حنبلؒ کی رائے

امام احمد بن حنبلؒ نے بھی خواتین کے وراثتی حقوق کو نصوصِ قرآن وسنت کی روشنی میں واضح کیا ہے۔ فقہ حنبلی میں عورتوں کو وراثت کے حقوق دینے میں کسی قسم کی کمی کو سختی سے ناجائز قرار دیا گیا ہے۔[31]

(الف) خواتین بطور اصحابِ فروض

فقہ حنبلی میں بھی خواتین کے کئی مقررہ حصے ہیں، جیسے:

---ماں: ایک تہائی یا ایک چھٹا

---بیوی: چوتھائی یا آٹھواں

---بیٹی: نصف یا دو تہائی

(ب) بہنوں کا حصہ

اگر میت کی اولاد نہ ہو تو حقیقی یا علاتی بہنیں بھی مقررہ حصے کی وارث بنتی ہیں۔

(ج) عصبات کے ساتھ شرکت

اگر بیٹا موجود ہو تو بیٹی کو اس کے ساتھ عصبات کی طرح حصہ دیا جائے گا۔[32]

الغرض، چاروں فقہائے کرام کے درمیان خواتین کے وراثتی حقوق کے بنیادی اصولوں میں کوئی بنیادی اختلاف نہیں ہے۔ سب کا اتفاق ہے کہ:

---خواتین کو وراثت کا حق قرآن نے واضح طور پر دیا ہے۔

---ان کے حصے مقرر اور متعین ہیں۔

---مرد اور عورت کے حصوں کا فرق ذمہ داریوں کے فرق کی وجہ سے ہے۔

---عورت کو وراثت سے محروم کرنا شرعاً ناجائز ہے۔

---اختلاف صرف بعض جزوی مسائل میں پایا جاتا ہے، جیسے حجب، عصبات کی ترتیب، یا بعض خاص رشتہ داروں کی موجودگی میں تقسیم کے طریقے۔

المختصر، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ واضح ہے کہ:

---

[30] القرآن، سورۃ النساء4: 176۔

[31] ابن قدامہ، المغنی (قاہرہ: مکتبۃ القاہرہ، 1968)، 9: 5۔

[32] الزحیلی، وہبہ۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ، 8: 300۔

---خواتین کاوراثت میں حصہ متعین ہے۔

---اس میں کمی، تاخیر یاانکار شریعت کے خلاف ہے۔

---جوافراد یامعاشرے خواتین کو محروم رکھتے ہیں،وہ اسلامی احکام کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

خواتین کے وراثتی حق سے محرومی کے اسباب:

اسلامی تعلیمات کے باوجود پاکستانی معاشرے میں خواتین کووراثت سے محروم رکھنا ایک عمومی روایت بنتی جارہی ہے، جس کے کئی اسباب ہیں:

1۔ دینی تعلیمات سے لاعلمی

بہت سے لوگ قرآن وسنت کی واضح ہدایات سے لاعلم ہیں کہ خواتین کاوراثت میں حصہ فرض ہے۔[33]

2۔ سماجی وقبائلی دباؤ

کئی خاندانوں میں بیٹی کووراثت سے حصہ دینا"شرمندگی" سمجھا جاتا ہے یایوں سمجھا جاتا ہے کہ وہ"غیروں" کے لیے مال لے جائے گی جو کہ ایک انتہائی منفی سوچ ہے۔

3۔ قانونی پیچیدگیاں اورریاستی قانون کی ناکامی

اگرچہ پاکستان کے قوانین میں خواتین کے حقِ وراثت کی ضمانت دی گئی ہے، مگراس کانفاذ کمزور ہے۔ اکثر خواتین عدالتی تحفظ سے محروم رہتی ہیں[34]۔ خواتین کو اکثر قانونی داؤپیچ کاسامنا ہوتا ہے، انہیں جائیداد کی تفصیلات تک رسائی نہیں دی جاتی، اور عدالتی نظام میں وقت، پیسہ اور ذہنی دباؤ انہیں دعویٰ دائر کرنے سے روک دیتا ہے۔

پاکستان کی سپریم کورٹ کی جانب سے خواتین کے حقِ وراثت کے حوالے سے حال ہی میں خوش آئند حکم سامنے آیا ہے؛

2023کی ایک سول پٹیشن نمبر K-567

2021کی دوسری اپیل نمبر40میں کراچی میں سندھ ہائی کورٹ کی طرف سے منظور شدہ04.03.2023کے غیر قانونی (حکم / حکم نامے کے خلاف)، سپریم کورٹ آف پاکستان نے فیصلہ دیا ہے کہ ریاست کو ہر پاکستانی عورت کو اس کے حقوق میں حصہ لینے کے لیے اسے یقینی بنانا ہوگا۔ اس سلسلے میں سپریم کورٹ نے 15-نومبر 2025بروز ہفتہ سات صفحات پر مشتمل فیصلہ جاری کیا۔ کیس کی سماعت 29اگست 2025کو دو ججوں - جسٹس اطہر من اللہ اور جسٹس عرفان سعادت خان کے پینل نے کی۔ یہ فیصلہ جسٹس اطہر من اللہ نے تحریر کیا۔ معزز جج نے فیصلے میں لکھا کہ؛"یہ آئین اور اسلام کے واضح احکامات کے تحت ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ وراثت کے خواتین کے حق کے موثر اور بلا روک ٹوک حصول کو یقینی بنائے"۔

فیصلے میں کہا گیا کہ ریاست کا بنیادی آئینی فریضہ تھا کہ وہ اس بات کو یقینی اہتمام کرے کہ "ہر عورت کو وراثت میں اس کے حق کا دعویٰ کرنے کے قابل بنایا جائے اور وہ بغیر کسی تاخیر، خوف یا طویل قانونی چارہ جوئی پر انحصار کیے ایسا کر سکے"۔

فیصلے میں یہ بھی شامل کیا گیا ہے کہ ریاست کو ایک "فعال اور قابل رسائی طریقہ کار قائم کرنا چاہیے جس کے ذریعے ایسی متاثرہ خواتین کی شناخت کی جا سکے، ان تک رسائی حاصل کی جا سکے اور ان کے جائز حقوق کو حاصل کرنے میں مدد فراہم کی جائے۔ مزید بر آں، جسٹس من اللہ نے زور دیا کہ وہ لوگ جو جبر، دھوکہ دہی یا بے جا اثر و رسوخ

---

[33] القرآن:النساء: 7

[34] Government of Pakistan. Women's Property Rights Act 2021. Islamabad: Ministry of Law and Justice.

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

کے ذریعے خواتین کو خدائی عطا کردہ حق سے محروم کرتے ہیں، انہیں قانون کے تحت جوابدہ ہونا چاہیے اور انہیں جوابدہ بنایا جانا چاہیے،" ۔

فیصلے میں اسی سال مارچ میں فیڈرل شریعت کورٹ کے تاریخی فیصلے کا بھی حوالہ دیا گیا ہے، جس میں اس عدالت نے قرار دیا کہ کوئی بھی رواج؛ جیسے 'چادر'، 'پرچی' یا 'حق بخشوائی' -جو خواتین کو وراثت کے حق سے محروم کرتا ہے وہ "غیر اسلامی" ہے اور اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔[35]

سپریم کورٹ کے فیصلے میں یہ بھی کہا گیا کہ وراثت کا حق "انسان کے بنائے گئے قانون کی طرف سے دی گئی رعایت نہیں بلکہ ایک خدائی حکم ہے، جو قرآن پاک میں بہ صراحت بتایا گیا ہے اور اس حق سے کوئی انکار یا رکاوٹ محض غیر قانونی نہیں ہی ہے بل کہ رضائے الٰہی کے خلاف ہے۔[36]

خود خواتین کی خاموشی

بہت سی خواتین شرعی حق کا مطالبہ کرنا معیوب سمجھتی ہیں یا انہیں گھر کے افراد دبا دیتے ہیں کہ وہ "عزت" کے لیے خاموش رہیں۔

دینی فہم کی سطحیت اور خواتین کی وراثت سے محرومی

دینِ اسلام انسانی زندگی کا ایک مکمل ضابطہ ہے جو صرف مخصوص عبادات یا روحانی معاملات تک محدود نہیں بل کہ زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط کامل دین ہے۔ قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ میں دین کو ایک جامع نظامِ زندگی کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو فرد، خاندان، معاشرہ اور ریاست کے تعلقات کو منظم کرتا ہے۔

"اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے"۔[37] قرآن مجید کے مطابق

اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ دین اسلام صرف عبادات کا مجموعہ ہی نہیں بلکہ مکمل نظامِ حیات ہے جس میں سماجیات، معاشیات، سیاسیات، حقوق العباد وغیرہ سب شامل ہیں۔ اسی طرح قرآن میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے[38]

مفسرین کے مطابق یہاں عبادت سے مراد محض نماز، روزہ نہیں بلکہ زندگی کا ہر عمل، جو اللہ کی رضا کے مطابق ہو۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "دین خیر خواہی کا نام ہے"۔[39]

رسول اللہ کی زبانی دین کی اس جامع تعریف سے ظاہر ہے کہ دین کا دائرہ اخلاق، معاملات، سماج اور سیاست تک پھیلا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں حسنِ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں"۔[40] یہ دین کی اخلاقی جہت کو واضح کرتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا آخری خطبہ (حجۃ الوداع) دین کے جامع فہم کی مکمل تصویر پیش کرتا ہے جس میں آپ ﷺ نے عبادات، انسانی حقوق، معیشت، خون کے حرمت، خواتین کے حقوق، اور عدل وانصاف کے اصول بیان کیے۔ یہ خطبہ اس بات کا کافی وشافی ثبوت ہے کہ اسلام صرف فرد کا نہیں بلکہ پورے معاشرے کا دین ہے[41]۔

---

[35] Daily Dawn, March 20, 2025, https://www.dawn.com/news/1899075

[36] Daily Dawn November 16, 2025 - https://www.dawn.com/news/1955440 https://www.supremecourt.gov.pk/downloads_judgements/c.p._567_k_2023.pdf (Retrieved on 21st November 2025)

[37] القرآن: آل عمران: 19

[38] القرآن: الذاریات: 56

[39] مسلم بن الحجاج۔ صحیح مسلم۔ حدیث 55۔

[40] مالک بن انس۔ الموطا، حدیث 1614۔

[41] صدیقی، عبد الحمید۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا الوداعی خطبہ۔ لاہور: اسلامک پبلی کیشنز، 2003۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

آج دین کو محض مذہبی رسومات تک محدود کر دیا گیا ہے، حالانکہ اسلام سیاست، معیشت، قانون، تعلیم، ثقافت، اور عالمی تعلقات میں بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ دین کا جامع فہم نہ ہونے کی وجہ سے معاشرے میں انتہاپسندی، مذہبی تفریق اور عملی زوال پیدا ہوتا ہے۔

مختصراً دینِ اسلام ایک ہمہ گیر نظام ہے، جو تمام شعبہ ہائے زندگی میں خالق کی کل اطاعت اور فرد و معاشرہ دونوں کی اصلاح چاہتا ہے۔ جب تک مسلمان دین کے اس جامع تصور کو نہیں اپنائیں گے، وہ حقوق و فرائض کو بھی صحیح طرح سے ادا نہیں کر پائیں گے، وہ نہ خود ترقی کریں گے اور نہ ہی دین کے حسن کو دنیا کے سامنے پیش کر سکیں گے۔ اور دیگر عوامل اور اسباب کے ساتھ ساتھ دین اور دین داری کا یہ سطحی تصور ہی دراصل ہمارے معاشرے میں عورتوں کو وراثت سے محروم رکھنے کا ذریعہ ہے۔

خواتین کی حقِ وراثت سے محرومی کے معاشرتی اور دینی نقصانات

خاندانی عدم مساوات اور فساد

خواتین کو ان کا حق نہ دینا صرف انفرادی ظلم نہیں بلکہ معاشرتی ناہمواری کو جنم دیتا ہے، جو خاندان میں جھگڑوں اور دوریوں کا باعث بنتا ہے[42]۔

دینی فریضے کی خلاف ورزی

قرآن نے وراثت کی تقسیم کو "فرض" قرار دیا ہے۔ جو شخص جان بوجھ کر کسی وارث کو اس کا حصہ نہیں دیتا وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے:

خبری دیتا ہے۔[43] قرآن مجید انھیں خدا کی مقرر کردہ حدیں قرار دیتا ہے اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اسے جنتوں میں داخل کیے جانے کی خوش

خواتین کا اقتصادی استحصال

جب خواتین کو جائیداد نہیں دی جاتی تو وہ معاشی طور پر مردوں پر انحصار کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں، جس سے ان کی خودمختاری متاثر ہوتی ہے۔

خواتین کو وراثت سے محرومی: گزشتہ پندرہ سال کے سروے ڈیٹا کا جائزہ

گزشتہ تقریباً پندرہ سال (2010–2025) کے دوران پاکستان اور جنوبی ایشیا میں خواتین کو وراثت سے محروم رکھنے کے مسئلے پر متعدد سرویز، ڈیموگرافک اسٹڈیز اور تحقیقی رپورٹس شائع ہوئی ہیں۔ ان رپورٹس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ اسلامی قانون اور پاکستانی آئین خواتین کو وراثت کا واضح حق دیتے ہیں، لیکن عملی طور پر ایک بڑی تعداد اپنی قانونی میراث سے محروم رہ جاتی ہے۔ ذیل میں کچھ سروے ڈیٹا کے اعداد و شمار پیش کیے جا رہے ہیں۔

1۔ پاکستان ڈیموگرافک اینڈ ہیلتھ سروے 2017–18 (PDHS)

پاکستان میں خواتین کی جائیداد اور زمین کی ملکیت کے بارے میں سب سے مستند اعداد و شمار میں ملتے ہیں۔ اس قومی سطح Pakistan Demographic and Health Survey (PDHS) 2017–18 کے سروے کے مطابق پاکستان میں خواتین کی اکثریت کو وراثتی جائیداد حاصل نہیں ہوتی۔ اس سروے کے مطابق:

---تقریباً 97 فی صد خواتین کو زمین یا گھر کی وراثت نہیں ملی۔

---صرف 1 فی صد خواتین کو زرعی زمین وراثت میں ملی۔

[42] القرآن، سورہ النساء، 4: 7۔

[43] القرآن، سورۃ النساء، 4: 13-14۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

---تقریباً 1 فی صد خواتین کو گھریار ہائشی جائیداد وراثت میں ملی۔

---غیر زرعی پلاٹ یا دیگر جائیداد حاصل کرنے والی خواتین کی شرح 1 فی صد سے بھی کم ہے۔[44]

یہ نتائج واضح کرتے ہیں کہ قانونی حق ہونے کے باوجود وراثت کی حقیقی ملکیت خواتین تک بہت کم پہنچتی ہے۔

2۔ UN Women 2020 اور دیگر اداروں کی رپورٹ

اقوام متحدہ کے ادارے UN Women کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں خواتین کی جائیداد کی ملکیت انتہائی کم ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ:

---صرف 2 فی صد نوجوان شادی شدہ خواتین کے پاس زمین، مکان یا دکان کی ملکیت ہے۔

--- 30–49 سال کی خواتین میں بھی زمین یا جائیداد کی ملکیت کی شرح تقریباً 3 فی صد کے قریب ہے۔

---پنجاب میں ہونے والے Women's Economic and Social Wellbeing Survey (2018) کے مطابق صرف 8.8٪

خواتین کو اپنے مرحوم والد کی جائیداد میں حصہ ملا۔[45]

یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ وراثت کا حق قانونی طور پر موجود ہونے کے باوجود سماجی سطح پر اس کا اطلاق بہت محدود ہے۔

3۔ خیبر پختونخوا میں خواتین کی وراثت سے محرومی: جرائم کا تحقیقی سروے

پاکستان جرنل آف کرمنالوجی میں شائع ہونے والی ایک تحقیق "Practices of Depriving Women of Inheritance in KP" میں خواتین کے وراثتی حقوق سے محرومی کے اسباب پر سروے کیا گیا۔

اس سروے کے اہم نتائج درج ذیل ہیں:

---70 فی صد خواتین کو اپنے وراثتی حقوق کا مکمل علم نہیں تھا۔

---45 فی صد خواتین کے نام وراثتی فہرست سے نکال دیے گئے۔

---52 فی صد خواتین سے زبردستی انگوٹھے لگوا کر پاور آف اٹارنی یا دستبرداری کے کاغذات لیے گئے۔

--- 71 فی صد خواتین نے بتایا کہ قانونی طریقہ کار پیچیدہ اور مہنگا ہونے کی وجہ سے وہ اپنا حصہ نہیں لیتیں۔[46]

یہ نتائج اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ قانونی پیچیدگی، سماجی دباؤ اور عدم آگاہی خواتین کو وراثت سے محروم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

---

[44]National Institute of Population Studies (NIPS) and ICF. Pakistan Demographic and Health Survey 2017–18. Islamabad and Rockville, MD: NIPS and ICF, 2019. https://dhsprogram.com/pubs/pdf/FR354/FR354.pdf

[45]UN Women Pakistan. Young Women in Pakistan: Status Report 2020. Islamabad: UN Women Pakistan, 2020.Retrieved from: https://pakistan.unwomen.org/sites/default/files/Field%20Office%20ESEAsia/Docs/Publications/2020/11/pk-Young-Women-in-Pakistan-Status-Report-2020.pdf

[46]Mushtaq Ahmad Jadoon and Rashid Khan. "Practices of Depriving Women of Inheritance in Khyber Pakhtunkhwa." Pakistan Journal of Criminology (Survey findings summarized in report). Retrieved from: https://www.pjcriminology.com/wp-content/uploads/2019/07/3.-Practices-of-Depriving-Women-of-Inheritance-in-Khyber-Pakhtunkhwa.pdf

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

4۔خاندانی رویوں پر تحقیقی سروے

ایک تحقیقی مطالعہ "Attitude of Head of Household towards Women's Rights in Inheritance" میں خاندانی سربراہان کے رویوں کا جائزہ لیا گیا۔اس تحقیق کے مطابق:

---86فی صد گھرانوں کے سربراہ خواتین کو منقولہ جائیداد میں حصہ دینے کے حق میں نہیں تھے۔

---91فی صد سربراہان کا خیال تھا کہ اگر خواتین کو حصہ مل بھی جائے تو انہیں جائیداد پر اختیار نہیں ہونا چاہیے۔[47]

یہ نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ مسئلہ صرف قانونی نہیں بلکہ سماجی و ثقافتی ذہنیت سے بھی جڑا ہوا ہے۔

5۔پنجاب میں وراثت کے مقدمات کے اعداد و شمار (2021–2025)

حالیہ رپورٹس کے مطابق پنجاب میں خواتین کے وراثتی مقدمات کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

---2021 کے بعد پنجاب میں 7,000 سے زائد خواتین نے وراثت کے مقدمات دائر کیے۔

---ان میں سے 3,000 سے زیادہ مقدمات ابھی تک زیرِ التوا ہیں۔[48]

یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ خواتین کو اپنا حق حاصل کرنے کے لیے طویل قانونی جدوجہد کرنا پڑتی ہے۔

6۔ خیبر پختونخوا میں کیسز کا ڈیٹا

خواتین کے وراثتی حقوق سے متعلق سرکاری اداروں کے مطابق :

صرف ایک سال میں 699 خواتین کو وراثت سے محروم کیے جانے کے کیسز رپورٹ ہوئے۔ان میں 343 کیسز صرف پشاور میں رپورٹ ہوئے۔[49]

یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ مسئلہ محض سماجی روایت نہیں بلکہ ایک سنجیدہ قانونی و سماجی بحران کی شکل اختیار کر چکا ہے۔

نتائج

محولہ بالا تحقیقی مباحث اور گزشتہ پندرہ سال کے سروے ڈیٹا سے چند اہم نتائج سامنے آتے ہیں:

---خواتین کا وراثت میں حصہ متعین ہے۔مرد اور عورت کے حصوں کا فرق ذمہ داریوں کے فرق کی وجہ سے ہے۔اس میں کمی، تاخیر یا انکار شریعت کے خلاف ہے۔

جو افراد یا معاشرے خواتین کو محروم رکھتے ہیں، وہ اسلامی احکام کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

---

[47]Ambrin Bibi. "Attitude of Head of Household towards Women's Rights in Inheritance."Journal of Economics and Business. Retrieved from:https://www.researchgate.net/publication/338641146_Attitude_of_Head_of_Household_towards_Women's_Rights_in_Inheritance

[48]Sharmila Faruqi. "Women's Unfinished Struggle." The News International, March 26, 2025. https://www.thenews.com.pk/print/1295271-women-s-unfinished-struggle

[49] Federal Ombudsperson Secretariat for Protection against Harassment (FOSPAH) Report on Women's Property Rights Cases, 2024. Accessed from: https://dunyanews.tv/en/Pakistan/800066-Increase-in-deprivation-of-women-s-right-to-inheritance-in-KP

۔۔۔ پاکستان میں خواتین کی جائیداد کی ملکیت انتہائی کم (2–3٪) ہے۔
۔۔۔ تقریباً 97٪ خواتین کو وراثت کی جائیداد عملی طور پر نہیں ملتی۔
۔۔۔ قانونی پیچیدگی، خاندانی دباؤ اور سماجی روایات بنیادی رکاوٹیں ہیں۔
۔۔۔ کئی خواتین عدالتوں میں مقدمات دائر کرتی ہیں مگر فیصلوں میں طویل تاخیر ہوتی ہے۔

یہ صورتحال اس بات کی واضح نشاندہی کرتی ہے کہ مسئلہ اسلامی قانون یا ملکی قانون میں نہیں بلکہ عملدرآمد، سماجی رویوں اور ادارہ جاتی کمزوریوں میں ہے۔

سفارشات و تجاویز

پاکستانی معاشرے میں خواتین کو حقِ وراثت کا نہ دیا جانا ایک گہری معاشرتی اور دینی مشکل و مسئلہ بن چکا ہے۔ اگرچہ اسلامی تعلیمات اس مسئلے پر واضح ہیں، مگر عملی سطح پر مختلف رکاوٹیں موجود ہیں۔ اس ضمن میں چند اہم دینی و سماجی اصلاحی تجاویز و سفارشات پیش کی جا رہی ہیں تاکہ اس خلا کو پر کیا جا سکے۔

1۔ دینی شعور کی بیداری

قرآن مجید نے خواتین کو وراثت میں مقررہ حصہ دیا ہے۔ خواتین کا بھی اتنا ہی شرعی حق ہے جتنا مردوں کا۔ علما، خطبا اور دینی مدارس کو چاہیے کہ اس موضوع پر بھرپور تبلیغ کریں اور عوام کو دینی فریضے سے آگاہ کریں۔

2۔ تعلیمی اداروں میں شامل نصاب ہونا

اس موضوع کو اسکولوں، کالجوں اور جامعات میں اسلامیات اور سوشل اسٹڈیز کے نصاب کا باقاعدہ حصہ بنایا جائے تاکہ آنے والی نسلیں کم عمری سے اس شعور کے ساتھ پروان چڑھیں۔

3۔ قانونی آگاہی اور تربیت

خواتین اور عام لوگوں کو وراثتی قوانین سے آگاہ کرنے کے لیے لیگل ایڈ کلینکس، ویبینارز اور آگاہی مہمات کا انعقاد ضروری ہے۔ عدالتوں، بار کونسلز، اور خواتین کی تنظیموں کو اس میں فعال کردار ادا کرنا ہوگا۔

4۔ علماء کا اجتماعی فتویٰ

ملک بھر کے دینی مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء کو چاہیے کہ وہ اس سلسلے میں عوام میں آگہی پیدا کریں اور خاص طور پر جمعہ کے اجتماعات میں اپنے خطبہ جمعہ میں اس موضوع پر بات کریں اور خواتین کو وراثت سے محروم رکھنے کو حرام قرار دیتے ہوئے باقاعدہ مشترکہ فتویٰ بھی جاری کریں تاکہ معاشرتی ذہن سازی ممکن ہو۔

5۔ وراثتی رجسٹریشن کا شرعی ضابطہ

قانونی طور پر وراثت کی منتقلی میں خواتین کے حصے کو لازمی بنانے کے لیے نادرا، رجسٹریشن دفاتر اور عدالتوں کو شریعت کے مطابق نظام نافذ کرنا چاہیے۔ اگر کسی وارث خاتون کا حصہ روکا جائے تو زمین / جائیداد کی منتقلی پر پابندی عائد کی جائے۔

6۔ نکاح نامے میں وضاحت

نکاح نامہ میں ایک خانہ اس بات کے لیے مخصوص کیا جائے کہ لڑکی کو وراثت دی گئی ہے یا نہیں، تاکہ بعد میں شرعی حق تلفی نہ ہو۔

الختصر، وراثت میں خواتین کو ان کا حق نہ دینا نہ صرف ایک سماجی ناانصافی ہے بلکہ شرعی فریضے سے انحراف بھی ہے۔ جب تک معاشرہ، ریاستی ادارے اور علما اس بارے میں سنجیدہ اقدامات نہیں اٹھاتے، یہ المیہ جاری رہے گا۔ اس کے لیے ہمہ جہتی اصلاحی حکمت عملی کی ضرورت ہے۔

☆☆☆